بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۲ جون ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۸ ذیقعد ۱۴۱۱ھ (بروز چہار شنبہ)

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۳
۲-	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان	۴
۳-	رخصت کی درخواستیں	۴
۴-	بجٹ سال بابت ۱۹۹۱-۹۲ء اور ضمنی بجٹ بابت سال ۱۹۹۰-۹۱ء (نواب محمد اسلم رئیسانی وزیر خزانہ کی تقریر)	۱۰

جلد پنجم

شمارہ اول

۱۔ جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ	اسپیکر
۲۔ میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر
محمد حسن شاہ	سکریٹری
مسٹر محمد افضل	ڈپٹی سکریٹری اسمبلی

فہرست ممبران اسمبلی

۱۔ میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۲۔ نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۳۔ سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۴۔ میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۵۔ میر محمد علی رند	وزیر مال
۶۔ مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۷۔ میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۸۔ حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۹۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۰۔ ماسٹر جانسن اشرف اشرف	اقلیتی امور
۱۱۔ مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۲۔ مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۳۔ مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۴۔ مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۵۔ سید عبدالباری	وزیر خوراک

۱۶-	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۷-	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت
۱۸-	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۱۹-	نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ
۲۰-	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود و زکوٰۃ و عشر
۲۱-	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۲-	مسٹر سعید احمد ہاشمی	وزیر قانون و اطلاعات
۲۳-	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۴-	مسٹر عبدالقہار خاں	
۲۵-	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۶-	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۷-	میرباز محمد خان کھیتران	
۲۸-	حاجی ملک کرم خان تجک	
۲۹-	میر ہمایوں خان مری	
۳۰-	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۱-	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۲-	سردار فتح علی عمرانی	
۳۳-	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۴-	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۵-	میر عبدالکریم نوشیروانی	
۳۶-	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۷-	مسٹر پچکول علی	
۳۸-	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۳۹-	مسٹر ارجن داس بگٹی	نمائندہ ہندو اقلیت
۴۰-	سردار سنت سنگھ	نمائندہ سکھ اقلیت

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں بجٹ اجلاس

مورخہ ۱۲ جون ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۸ ذالقعدہ ۱۴۱۱ھ

بروز چہار شنبہ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈوکیٹ

شام چار بجے صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو الرحمٰن اور الرحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے جو رحمت والا ہے' اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے' جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں' اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری التجاؤں میں) مدد مانگتے ہیں (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تونے انعام کیا۔ ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے' اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان

○ **جناب اسپیکر** تلاوت قرآن پاک کے بعد۔ اب سیکریٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں گے۔

○ **محمد حسین شاہ سیکریٹری اسمبلی** بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت جناب اسپیکر نے حسب ذیل اراکین اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

(۱) میر ذوالفقار علی مگسی

(۲) سردار ثناء اللہ خان زہری

(۳) میر ہمایوں خان مری

(۴) ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ

رخصت کی درخواستیں

○ **جناب اسپیکر۔** سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں گے۔

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** مولوی امیر زمان صاحب وزیر زراعت فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب گئے ہوئے ہیں انہوں نے ۱۲ جون ۱۹۹۱ء تا اختتام اجلاس رخصت کی درخواست دی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** جناب محمد سرور خان کاکڑ وزیر مواصلات و تعمیرات کی جانب سے اطلاع آئی ہے کہ وہ حج ادا کرنے کے لئے سعودی عرب گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ۱۲ جون ۱۹۹۱ء سے شروع ہونے والے پورے اسمبلی اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** حاجی محمد شاہ مردانزئی صاحب وزیر زکواۃ و سماجی بہبود نے فریضہ حج پر جانے کے سبب موجودہ اجلاس سے رخصت کے لئے درخواست کی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** میر جان محمد خان جمالی صاحب وزیر ملازمتہا و نظم و نسق عمومی علاج معالجہ کے سلسلہ میں مورخہ ۱۲ جون ۱۹۹۱ء تا ۱۶ جون ۱۹۹۱ء کراچی میں ہوں گے لہٰذا انہوں نے مذکورہ تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** اب نواب محمد اسلم رئیسانی وزیر خزانہ سالانہ بجٹ بابت سال ۹۲-۱۹۹۱ء اور ضمنی بجٹ بابت سال ۹۱-۱۹۹۰ء ایوان میں پیش کریں گے۔ جناب نواب صاحب۔

○ **نواب محمد اسلم رئیسانی** (وزیر خزانہ) ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب اسپیکر، السلام و علیکم!

میرے لئے یہ امر انتہائی عزت اور افتخار کا باعث ہے کہ میں اس معزز ایوان میں سال ۹۲-۱۹۹۱ء کا بجٹ پیش کر رہا ہوں۔ ہم سب اس تگ و دو اور جدوجہد سے بخوبی آگاہ ہیں جو ماضی میں وفاقی حکومت کو مشترکہ مفادات کی کونسل کا اجلاس بلانے اور ایک قابل قبول قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کے حصول کے لئے کی گئی۔ اگرچہ کہ یہ

دونوں اہم امور گزشتہ تمام حکومتوں کی ترجیحات میں شامل تھے لیکن یہ خداوند کریم کا فضل و احسان ہے کہ اس نے موجودہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو یہ سعادت نصیب کی کہ وہ ان فیصلہ طلب امور کو اتفاق رائے سے حل کر سکیں۔

پانی کی تقسیم کے معاہدہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے دریائے سندھ کے پانیوں کا بٹوارہ ایک عارضی انتظام کے طور پر کیا جارہا تھا۔ جس کی وجہ سے نہ تو کوئی ایسا بنیادی ڈھانچہ میسر آسکا کہ ہم پانی کو ذخیرہ کرنے کے انتظامات کر سکیں اور نہ ہی پانی کے وسائل کو مکمل طور پر استعمال کیا جاسکا۔ یہی وہ بنیادی وجہ تھی کہ جس سے ہماری زرعی ترقی متاثر ہوئی۔ اسی طرح قومی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ کو جسے ۱۹۸۰ء میں پیش کیا جانا تھا۔ غیر ضروری طور پر معطل کیا گیا تو صوبوں کو ایسی مالی اور انتظامی ضروریات پوری کرنے کے لئے طرح طرح کے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ میں اس تاریخ ساز کارنامے پر اس مخلوط حکومت کے تمام ساتھیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں عرصے سے ان فیصلہ طلب مسائل کا حل ہمارے صوبہ کے نمائندگان کی خلوص نیت کا آئینہ دار ہے جنہوں نے قوم کے معاملات کو درست راستے پر ڈالنے کے لئے باہمی یگانگت و رواداری اور کام کرنے کی لگن کا کمال مظاہرہ کیا۔ ہماری یہ کوششیں قومی اداروں کو مستحکم کرنے کے لئے دیر تک یاد رکھی جائیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب میں ان دونوں تاریخی سمجھوتوں کے اہم نقاط بیان کرنا چاہوں گا۔

پانی کی تقسیم کا معاہدہ

اس معاہدہ سے قبل بلوچستان کو دریائے سندھ کے پانی سے صرف ۱۷۸۹ ملین ایکڑ فٹ (MAF) پانی میسر تھا جس سے ہماری ۶ لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوتی تھی۔ لیکن پانی کی تقسیم کے اس سمجھوتے کے بعد ہمیں ۳۸۷ ملین ایکڑ فٹ پانی ملے گا جس سے ہماری مزید ۶ لاکھ ایکڑ سیراب ہوسکے گی۔ اس کے علاوہ ہمیں سیلابی پانی میں سے بھی ۳ فیصد حصہ ملے گا جو کہ مزید ۶ لاکھ ایکڑ اراضی سیراب کرنے کے کام آسکے گا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ پانی کی تقسیم کے سمجھوتے کے لئے جو کمیشن مقرر کئے گئے تھے جن میں جسٹس فضل اکبر کمیشن اور حلیم کمیشن شامل ہیں۔ ان دونوں کمیشنوں نے بلوچستان کو پانی کے جتنے حصے کی سفارش کی تھی اور اسے اس وقت کی حکومت نے منظور بھی کیا تھا۔ اس سمجھوتے میں ہمیں اس سے بھی کہیں زیادہ پانی ملا ہے اس سمجھوتے کی رو سے اب بلوچستان اس پانی کو بھی استعمال کرسکتا ہے جو اس کی زمینوں سے ہوتے ہوئے دریائے سندھ

میں جاکر گرتے ہیں۔ صوبائی محکمہ آبپاشی و برقیات ایسی کئی نئی اسکیموں پر کام کر رہا ہے جس سے اس اضافی پانی کو استعمال کیا جاسکے۔ ان میں پٹ فیڈر اور کیرتھر نہر کو چوڑا کرنا اور ایک نئے نہری نظام کا بنانا شامل ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ اس سمجھوتے سے ملنے والے فوائد جلد ہی سامنے آنا شروع ہوں گے اور ہماری زرعی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ جس سے ہمارے صوبے کے عوام کی معاشی حالت بہتر ہوسکے گی۔

قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ

○ **جناب اسپیکر۔** قومی مالیاتی کمیشن ملک کے عام آدمی کو بہتر مستقبل کی ضمانت دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے صوبوں کی مالی حالت بہتر ہوگی اور وہ اپنی ترقیاتی سرگرمیوں کو تیز رفتاری سے جاری رکھ سکیں گے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ایک صوبہ اسی وقت خود مختار کہلا سکتا ہے جب وہ اس صورت حال میں ہو کہ خود اپنے وسائل پر انحصار کرسکے۔ ہم نے اپنی تگ و دو، کوشش اور محنت کے ساتھ اس صوبہ کو مالی طور پر مستحکم اور خود مختار بنایا ہے۔ ہماری سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ ہم پہلی دفعہ بلوچستان میں واقع گیس کے کنوؤں سے پیدا ہونے والی گیس پر تمام ترقیاتی سرچارج اور رائلٹی وصول کریں گے۔ جس کی وجہ سے اس صوبہ کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہمارے محاصل سے تمام اخراجات نکال کر ۲۱۵ کروڑ روپے فاضل آمدنی ہمارے پاس رہے گی۔ اس ایوارڈ کے دیگر اہم نقاط درج ذیل ہیں۔

(ا) وفاقی حکومت کے قابل تقسیم محاصل کو وسیع کیا گیا ہے اور اس میں تمباکو، تمباکو کی مصنوعات اور چینی پر ایکسائز ڈیوٹی کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

(ب) بلوچستان کو وفاقی حکومت کی طرف سے دس کروڑ روپے کی امدادی گرانٹ بھی دی جائے گی۔

(ج) بلوچستان میں واقع اہم قومی شاہراہوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے امداد جاری رہے گی۔

(د) آئندہ کے لئے گیس پر لی جانے والی ایکسائز ڈیوٹی اور سرچارج کے درمیان تفاوت کم کیا جائے گا اور ایکسائز ڈیوٹی کی شرح کو ترقیاتی سرچارج کے مقابلے میں بڑھایا جائے گا۔

یہاں میں اس بات کا ذکر کرنا مناسب خیال کرتا ہوں کہ قومی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ کے اعلان سے پہلے تمام صوبوں کے وزراء خزانہ اور سیکریٹری خزانہ کوئٹہ میں جمع ہوئے اور ان کے درمیان ایک اتفاق رائے طے پایا۔ یہ بات ہمارے لئے انتہائی فخر اور مسرت کا باعث ہے کہ ان حضرات کی میزبانی کا شرف ہمیں حاصل ہوا اور اسی سرزمین پر ہم ایک باہمی یگانگت اور بھائی چارے کی فضا میں کسی احسن نتیجہ پر پہنچ سکے۔ مجھے وہ تمام مواقع

شدت سے سے یاد آتے ہیں جب ہم تمام ایک ساتھ اس ایوارڈ کے لئے جدوجہد کر رہے تھے اور آج ہم اس تاریخی فیصلہ کے ثمرات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** بلوچستان کو ایک طویل عرصہ تک نظرانداز کیا جاتا رہا ہے جس کی وجہ سے یہ صوبہ معاشی اور معاشرتی سطح پر بہت پسماندہ رہا ہے۔ اس کی وجوہات کسی سے پوشیدہ نہیں لیکن مجھے یہ کہنے میں انتہائی خوشی محسوس ہوتی ہے کہ موجودہ حکومت کے آتے ہی ایک طرف جہاں وفاقی حکومت کے رویے میں فرق آیا ہے وہیں ہماری مخلوط حکومت کی کارکردگی بھی قابل تحسین ہے جس نے تمام مسائل کو احسن طریقے سے حل کروانے کے لئے کوششیں کیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ ہماری محنت شاقہ اور مذاکرات ہی تھے جس کے ذریعے ہم وفاقی حکومت کو اپنی ضروریات سے بخوبی آگاہ کرسکے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ہمارے وہ حقوق تسلیم کرلئے جو ہمیں ملنا چاہیے تھے۔ میں اس ضمن میں بلوچستان کے وزیراعلیٰ کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا جنہوں نے بلوچستان کے ان حقوق کے لئے بڑی دلیرانہ جدوجہد کی۔ اس کے علاوہ مجھے صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے بلوچستان سے اپنی محبت اور مسائل کے حل کے لئے خلوص نیت سے مدد کی۔ ہماری ان کوششوں کے نتیجے میں جو کامیابیاں ہوئی ان میں چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱۔ پانی کی تقسیم کا معاہدہ

۲۔ قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ

۳۔ وفاقی حکومت اس بات پر راضی ہوئی کہ بلوچستان کے تمام علاقوں میں ٹی وی کی نشریات پہنچائی جائیں گی۔ اس ضمن میں آئندہ سال ۵ مختلف جگہوں پر ٹی بوسٹر لگائے جائیں گے۔

۴۔ وفاقی حکومت نے اہم شاہراہوں کی دیکھ بھال کے لئے رقوم کا وعدہ کیا اور ان رقوم کو صوبے کے حوالے کیا جائے گا۔ جو ان شاہراہوں کی خود مرمت کریں گے۔ اسی طرح بولان میڈیکل کالج کی تعمیر بھی صوبائی حکومت کے ذمہ ہوگی۔ البتہ فنڈز وفاقی حکومت دے گی۔

۵۔ وفاقی حکومت نے سینڈک کے اہم ترین منصوبے پر کام کی منظوری دی جو کہ پاکستان کی چند اہم ترقیاتی اسکیموں میں ہے۔

۶۔ وفاقی حکومت نے گوادر کو ایک بڑی بندرگاہ کی حیثیت سے ترقی دینے کی منظوری دی اور اس شہر کو ملک کے

دیگر حصوں کے سے بذریعہ روڈ ملانے کے منصوبے منظور کئے۔

○ جناب اسپیکر۔

بجٹ کی بنیادی حکمت عملی

ہماری حکمت عملی کا بنیادی مرکز صوبے کی تیز رفتار ترقی اور مختلف علاقوں اور مختلف گروہوں کے درمیان تفاوت کو کم کرنا ہے۔ اس حکمت عملی کے اہم خدوخال درج ذیل ہیں۔

۱۔ صحت، تعلیم، پینے کے پانی اور بجلی کو بنیادی اہمیت دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ترقیاتی سرگرمیوں کے لئے ایک ایسا ڈھانچہ مہیا کرنا ہے جس سے لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو اور انہیں ملک کے دیگر ترقی یافتہ علاقوں کے مقابل لایا جاسکے۔

۲۔ نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی اور سرکاری اداروں کو نجی تحویل میں دینے کے لئے مختلف قسم کی ترغیبات مہیا کی جائیں۔ صحت اور تعلیم کے شعبے میں ایسے پروگرام وضع کئے جائیں گے جس سے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی ہو اور وہ اس میں بھرپور طریقے سے شرکت کرسکے۔ ان پروگراموں کی بدولت ہم توقع رکھتے ہیں کہ ہماری شرح خواندگی بہتر بنانے میں مدد ملے گی اور طبی سہولیات زیادہ سے زیادہ عوام تک جلد از جلد پہنچائی جاسکیں گی۔

۳۔ سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے ایسی سہولیات ترتیب دی جائیں گی۔ جس میں بلوچستان میں صنعتی ترقی کا ماحول پیدا ہوا۔ ان اقدامات سے نجی شعبہ میں ترقی اور عوام کے لئے بیشتر آسامیاں پیدا ہوں گی۔

۴۔ بلوچستان میں معاشرتی سطح پر اسلامی اقدار کو اپنانا ہماری نصب العین ہے اور اس کے لئے پہلے اقدام کے طور پر ہر سطح کے سرکاری ملازمین کو دیئے جانے والے قرضوں پر سود ختم کردیا گیا ہے۔ اسی طرح بیت المال کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس سے معاشرتی فلاح اور غریب و نادار افراد کی مدد کی جائے گی۔

تیسری دنیا کی ترقی کے لئے موجودہ دور میں جو حکمت عملی بہتر تصور کی جاتی ہے۔ اس میں افرادی قوت کی استعداد کو بہتر بنانا اولین حیثیت رکھتا ہے۔ افرادی قوت کی بہتری اور ترقی کے دو بنیادی نقاط ہیں ایک ان کی صحت اور صفائی کی سہولیات کو بہتر بنانا اور دوسرا ان کی مہارت اور علم میں اضافہ کرنا۔ دنیا کے تمام معاشی ترقی کے ماہرین کی نظر میں کسی معاشرہ کی ترقی کے پروگرام وضع کرنے کے لئے صحت اور تعلیم سب سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ ہم نے بھی ان دونوں شعبوں کو بنیادی اہمیت دی ہے۔

ضمنی بجٹ ۹۱-۱۹۹۰ء

○ **جناب اسپیکر۔** اس سے پہلے کہ میں ۹۲-۱۹۹۱ء کا بجٹ پیش کروں میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ کہ پہلے ۹۱-۱۹۹۰ء کا ضمنی بجٹ آپ کے سامنے پیش کیا جائے۔ موجودہ مالی سال یعنی ۹۱-۱۹۹۰ء کا متوقع بجٹ ۵۱۵ کروڑ تھا لیکن اس پر نظرثانی کرکے اسے ۵۳۲ کروڑ تک بڑھایا گیا جس کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

۱۔ سرکاری ملازمین جو کہ ایک عرصہ سے مہنگائی کی چکی میں پس رہے تھے اور جن کے پاس بڑھتی ہوئی قیمتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ماہوار تنخواہ کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہوتا۔ ان کی تنخواہوں اور پنشن میں خصوصی اضافے کی وجہ سے حکومت کو تقریباً ۲۷ کروڑ روپے خرچ کرنا پڑے۔

۲۔ مختلف محکموں کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنی موجودہ سہولیات کو بہتر بنا سکیں جن میں ان کی خستہ حال عمارات کی مرمت اور تباہ ہوتی ہوئی گاڑیوں کو بہتر بنانا شامل تھا۔

تنخواہ اور پنشن میں اضافہ اور ۱۹۹۰ء کے عام انتخابات نے بجٹ پر ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈالا جو کہ تقریباً ۴۰ کروڑ روپے تھا لیکن ہم نے کمال محنت، مالی پیش بندی اور انتظامات کی وجہ سے ۹۱-۱۹۹۰ء کے بجٹ کو ایک خاص حد سے نہیں بڑھنے دیا جو کہ ۵۳۲ کروڑ تھی ویسے بھی ۹۱-۱۹۹۰ء کا بجٹ جن حالات میں مرتب کیا گیا تھا اس وقت بجٹ کو ایک خاص سطح پر منجمد کرنے کا فارمولا نافذ تھا اور یوں اخراجات پر مختلف قسم کی کٹوتیاں عائد کی گئیں تھیں جس کی وجہ سے سرکاری اثاثوں کی مرمت اور دیکھ بھال ناممکن ہوگئی تھی۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کٹوتیوں میں تخفیف کی جائے تاکہ ہم محکموں کے وہ اثاثے جو کہ ایک عرصہ کی محنت سے بنتے ہیں ان کی دیکھ بھال کی جاسکے۔

محاصل مال

مالی سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے کل محاصل مال درج ذیل ہیں۔

۱۔ صوبائی ٹیکسوں پر آمدنی	۳۳ کروڑ روپے
۲۔ گیس پر رائلٹی اور ایکسائز ڈیوٹی	۱۰۱ کروڑ روپے
۳۔ گیس پر سرچارج	۵۰۵ کروڑ روپے
۴۔ قابل تقسیم وفاقی ٹیکسوں میں حصہ	۲۵۸ کروڑ روپے

۵۔ امدادی گرانٹ — ۱۰ کروڑ روپے

۶۔ قومی شاہراہوں کی دیکھ بھال کے لئے — ۴۷ لاکھ روپے

ان تمام محصولات کو جمع کرنے کے بعد صوبے کی کل آمدنی کا تخمینہ سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے لئے ۸۸۸ کروڑ روپے لگایا گیا ہے جو کہ صوبے کی تاریخ میں سب سے زیادہ ہے۔ یہاں یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہم پہلی دفعہ خسارے کو پر کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے امداد کے طالب نہیں ہوں گے۔

بجٹ ۹۲-۱۹۹۱ء

○ **جناب اسپیکر۔** میں اب سال ۹۲-۱۹۹۱ء کا بجٹ پیش کرتا ہوں اس بجٹ کے دو اہم حصے ہیں۔

۱۔ غیر ترقیاتی اخراجات

۲۔ ترقیاتی اخراجات

آئندہ مالی سال کے لئے غیر ترقیاتی اخراجات کا تخمینہ ۶۷۳ کروڑ لگایا گیا ہے۔ جس میں ۵۰ کروڑ ان متوقع اخراجات کے لئے رکھے گئے ہیں جو نیشنل پے کمیشن کے ایوارڈ کے بعد تنخواہوں میں اضافہ کی وجہ سے ہونگے۔

نوجوانوں کی فلاح، ثقافتی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی اور تاریخی اثاثوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک علیحدہ محکمہ کھیل، ثقافت اور سیاحت کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔ اسی طرح شہری علاقوں میں سہولیات کو بہتر بنانے کے لئے ایک نیا شعبہ شہری ترقی کے نام سے قائم کیا ہے۔ ماہی گیری جو کہ ہمارے ساحلی علاقوں کا اہم ذریعہ روزگار ہے اور ملکی وسائل کی بہتری کے لئے ایک زینہ ہے اس کی دیکھ بھال کے لئے محکمہ ماہی پروری و ساحلی ترقیات قائم کیا گیا ہے جس کا کام ماہی گیروں کو ضروری سہولیات فراہم کرنا اور ان کی معاشی بہتری ہے۔

ان تین نئے شعبوں کے قیام کی وجہ سے اخراجات میں ایک ضروری اضافہ ہوا ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ ہماری متوقع آمدنی تقریباً ۸۸۸ کروڑ روپے ہوگی اور یہ پہلے موقع ہے کہ ہمارے پاس غیر ترقیاتی اخراجات کے بعد تقریباً ۲۱۵ کروڑ فاضل آمدنی بچ جائے گی جسے ہم اسی صوبہ کی ترقی اور خوشحالی کے لئے خرچ کر سکیں گے۔

جناب اسپیکر۔

اب میں ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں جس کے تین اہم حصے ہیں۔

۱۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام

۲۔ خصوصی ترقیاتی پروگرام

۳۔ خصوصی ترجیحاتی پروگرام

وفاقی حکومت آئندہ مالی سال میں ہمیں سرکاری سطح کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے تقریباً ۱۷۶ کروڑ روپے فراہم کرے گی۔ جس میں ایف پی اے (FPA) بھی شامل ہے لیکن خصوصی ترقیاتی پروگراموں کے لئے اس سال کسی قسم کی کوئی امداد نہیں دی جائے گی۔ سرکاری سطح کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے آئندہ مالی سال کے لئے ۱۷۶ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو جاری اسکیموں اور نئی اسکیموں پر خرچ کئے جائیں گے۔

اگرچہ وفاقی حکومت نے خصوصی ترقیاتی پروگراموں کو مکمل طور پر ختم کیا ہے لیکن پھر بھی ہم جاری اسکیموں کو ادھورا نہیں چھوڑ سکتے۔ اس مقصد کے لئے تقریباً ۱۱ کروڑ روپے مہیا کئے جائیں گے جو ہماری آمدنی کے فاضل حصہ سے دیئے جائیں گے۔ آئندہ مالی سال کے لئے خصوصی ترجیحاتی پروگرام بھی ترتیب دیئے گئے ہیں جن میں سڑکوں کی تعمیر، آب نوشی کی اسکیمیں، گاؤں کو بجلی کی فراہمی اور ڈیلے ایکشن ڈیم شامل ہیں۔ اس مقصد کے لئے ۱۰۴ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں یہ رقم بھی ہم محصولات سے ہونے والی فاضل آمدنی سے فراہم کریں گے۔

اس طرح آئندہ مالی سال کا کل بجٹ ۱۰۶۴ کروڑ روپے ہوگا۔ جبکہ موجودہ مالی سال کا بجٹ ۷۰۴ کروڑ روپے تھا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب میں مختلف شعبہ جات کی سرگرمیوں کے بارے میں بتانا چاہوں گا۔

○ **تعلیم۔** تعلیم ہماری اہم ترین ترجیحی شعبہ ہے آئندہ مالی سال میں ہم نہ اس شعبہ کے لئے موجودہ بجٹ کے مقابلہ میں غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں ۳۵ فیصد زیادہ رقوم رکھیں ہیں۔ اسی طرح ترقیاتی پروگراموں کے سلسلے میں سال ۹۲-۱۹۹۱ء میں ۲۵ کروڑ روپے صوبہ میں شعبہ تعلیم کی بہتری اور وسعت پر خرچ کئے جائیں گے۔ ہماری تعلیمی حکمت عملی کا بنیادی نکتہ پرائمری تعلیم اور خواتین کی تعلیم میں مقداری اور معیاری سطح پر بہتری ہے۔ اس طرح ہم شرح خواندگی کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔

پرائمری تعلیم کے شعبہ میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے گرلز ایجوکیشن پراجیکٹ اور عالمی بینک کے تعاون سے پرائمری تعلیم کی ترقی و توسیع کے موجودہ پراجیکٹ جاری رہیں گے ان کے علاوہ تین اہم نئی اسکیمیں شروع کی جائیں گی۔ پہلی اسکیم لازمی اور مفت تعلیمی نظام کے بارے میں ہے۔ جب کہ دوسری تعلیمی سہولیات سے افادہ حاصل کرنے کی شرح کو بڑھانے سے متعلق ہے اور تیسری کوئٹہ کے وہ اسکول جن سے بچوں کی تعداد

بہت زیادہ ہے ان کے لئے مزید زمین خریدنے کے متعلق ہے پہلے پروگرام کے تحت پورے صوبہ میں ۳۰۰ نئے پرائمری اسکول کھولے جائیں گے جبکہ ۷۵ بے در و دیوار اسکولوں کو عمارات مہیا کی جائیں گی۔

آئندہ سال ۹۲-۱۹۹۱ء میں سائنسی تعلیم کا پراؤجیکٹ اپنے دوسرے مرحلے میں داخل ہوجائے گا۔ جس کے دوران کوئٹہ میں ہوم اکنامکس کالج اور کامرس کالج کی گنجائش رکھی گئی ہے اساتذہ کی تربیت کے لئے شروع کی جانے والی اسکیموں کو سال ۹۲-۱۹۹۱ء میں مکمل کرلیا جائے گا۔

آئندہ مالی سال کے لئے غیر سرکاری تعلیمی اداروں اور دینی مدرسوں کی مالی امداد کے لئے ۴۰ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

تعلیم کے شعبہ میں آئندہ مالی سال کے لئے ۱۴۴۴ نئی آسامیاں رکھی گئی ہیں۔

○ **صحت۔** صحت کی سولیات اور بہتر جسمانی و ذہنی صحت۔ یہ دو ایسی ضروریات ہیں۔ جن کی بہتری اور توسیع کی ہر زمانے میں ضرورت رہی ہے ہماری حکومت عوام کی ان بنیادی ضروریات سے بخوبی آگاہ ہے اور وہ مالی مشکلات کے باوجود صحت کے شعبہ کو بہتر بنانے کے لئے سرتوڑ کوششیں کر رہی ہے۔ علاج کی سولیات کے لئے ہماری یہ کوشش ہے کہ موجودہ ہسپتالوں کو بہتر بنایا جائے اور انہیں بہتر سولیات مہیا کی جائیں۔

پرہیز علاج سے بہتر ہے یہ ایک عام مقولہ ہے اسی لئے بچوں کے حفاظتی ٹیکے لگانے کے پروگرام کو از سر نو امداد فراہم کی جائے گی۔ اگرچہ اس پروگرام میں دیگر عالمی تنظیمیں بھی مدد کرتی ہیں مگر ہم ان کے شانہ بہ شانہ صحت اور صفائی کی تعلیم کے لئے کوشش کریں گے۔ آئندہ مالی سال میں "حب" میں ایک ۵۰ بستروں کا ہسپتال قائم کیا جائے گا جبکہ کوئٹہ کے سول ہسپتال میں ایک آپریشن تھیٹر اور امراض نسواں کے شعبہ میں ۴۴ بستروں کا ایک وارڈ قائم کیا جائے گا۔ ان کے علاوہ پشتون آباد (کوئٹہ) کلی کرم خاں (پشین) کلی موسیٰ جان (لورا لائی) میں بنیادی مراکز صحت قائم کئے جائیں گے۔

ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے تیسرا ہیلتھ پراجیکٹ آئندہ مالی سال میں بھی جاری رہے گا۔ سال ۹۲-۱۹۹۱ء میں سول ہسپتال کوئٹہ کے بیرونی شعبہ مریضان کو مزید سہولتیں فراہم کی جائیں گے۔ امراض نسواں و پیدائش کے ہسپتال کو مزید توسیع دی جائے گی اور اس کے علاوہ بولان میڈیکل کالج میں دندان سازی کا شعبہ قائم کیا جائے گا۔ "سبی" میں ڈاکٹروں کے لئے رہائشی مکانات بنائے جائیں گے۔ طب کی سولیات کو بہتر بنانے کے

لئے نئے اور بہتر آلا جات اور مشینری بھی دی جائے گی۔ اس شعبہ میں آئندہ مالی سال کے ۳۳۰ نئی آسامیاں نکالی ہیں۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔ لوگوں کو رواں اور صاف پانی کی فراہمی شروع ہی سے ایک ترجیحی مسئلہ رہا ہے۔ موجودہ حکومت بھی پینے کے پانی کی فراہمی اور نکاسی آب کو بہت زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ آئندہ مالی سال میں تقریباً ۱۴۱ پینے کے پانی کی اسکیموں پر کام جاری رہے گا اور اس بات کا اندازہ ہے کہ ان میں سے تقریباً ۹۳ اسکیمیں آئندہ سال مکمل ہوجائیں گی۔ جبکہ باقی ۴۸ اسکیمیں اس سے اگلے مالی سال میں مکمل ہوں گی۔ پینے کے پانی کی اسکیموں کو آئندہ مالی سال کے دوران معاشرتی اور معاشی ترقی کے حوالے سے سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور اسے تیز رفتار ترقی کا پیش خیمہ سمجھا گیا ہے۔ اس شعبہ میں آئندہ مالی سال میں ۵۹۵ نئی آسامیاں رکھی گئیں ہیں جن پر بھرتی ہونے والے افراد ان نئی آب نوشی کی اسکیموں کو چلائیں گے۔

○ **آبپاشی۔** آبپاشی کے نظام کو ہم تین اہم حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ پہلا حصہ آبپاشی کی اسکیمیں، دوسرا حصہ ڈیلے ایکشن ڈیم اور تیسرا حصہ زیر زمین پانی کے وسائل کی ترقی کے متعلق ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران ۱۷ جاری اسکیموں پر کام کیا جائے گا۔ جن میں سے اندازہ ہے کہ آٹھ اسی سال مکمل ہوجائیں گی۔ جبکہ باقی اگلے سال کے دوران یعنی ۹۳-۱۹۹۲ء میں مکمل ہوسکیں گی۔ ان میں بنیادی اور اہم اسکیمیں، سیلابی پانی سے آبپاشی، آبپاشی کے راستوں کی مرمت، کیرتھر کنال سسٹم کی ازسرنو منصوبہ بندی، لسبیلہ ایری گیشن اسکیم وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کویت فنڈ کے تحت چھوٹی چھوٹی آبپاشی کی اسکیموں اور ورلڈ بینک کے تعاون سے آبپاشی کے وسائل کی ترقی کی اسکیمیں بھی شروع کی جائیں گی۔ چار ڈیلے ایکشن ڈیم جن پر کام مختلف مدارج میں جاری ہے اس سال مکمل کرلیا جائے گا۔ زیر زمین پانی کی تلاش اور بازیافت کے لئے مختلف جیالوجیکل تحقیقوں کی بنیاد پر چھ نئی اسکیمیں شروع کی جائیں گی۔

آئندہ مالی سال کے دوران آبپاشی کے شعبہ میں ۴۲ نئی آسامامیاں رکھی گئیں ہیں۔

○ **زراعت۔** بلوچستان میں زیر کاشت رقبہ میں دن بہ دن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی بنیادی وجہ حکومت کی بہتر حکمت عملی ہے۔ اس حکمت عملی میں رابطہ سڑکوں کی تعمیر بلوچستان کی اہم شاہراہوں کی توسیع اور بہتری ہے۔ اس کے علاوہ شاہراہوں کو پورے ملک کی دیگر منڈیوں کے ساتھ منسلک کرنا، گاؤں گاؤں بجلی کی

ترسیل' آٹے کی قیمتوں کا تعین' زرعی سپلائی کے نظام کی بہتری اور شعبہ زراعت میں ماہرین کا تقرر یہ چند وجوہات ہیں جن سے ہماری زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔

وہ اہم پراجیکٹ جنہوں نے بلوچستان کی زرعی ترقی پر خوشگوار اثر ڈالا ہے۔ ان میں پٹ فیڈر کنال کو چوڑا کرنے کے ساتھ نصیرآباد ڈویژن میں زرعی ترقی' بلوچستان میں زرعی توسیعی پروگرام' موافق تحقیقی پروگرام' فارم واٹر مینجمنٹ پراجیکٹ' پھلوں کی ترقی کا پراجیکٹ "تربت" میں کھجور پر تحقیق کا سینٹر' زرعی کالج' کوئٹہ' کم آمدنی والے شعبہ زراعت کے ملازمین کے لئے رہائشی کالونی' سبزیوں اور پھلوں کی فروخت کا پراجیکٹ شامل ہیں۔ یہ تمام پراجیکٹ ہمارے ترقیاتی پروگراموں کا حصہ ہیں۔ آئندہ مالی سال میں زراعت کے شعبہ میں ۲۸۴ نئی آسامیاں مہیا گئی ہیں۔

○ **فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ۔** پورے صوبہ میں ایک بنیادی تعمیراتی ڈھانچہ کی کمی ہے جس کے نہ ہونے کی وجہ سے آبادی کو طرح طرح کی مشکلات اور صنعتی و اقتصادی ترقی میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں آئندہ مالی سال میں اس اہم کمی کو پورا کرنے کے لئے بارہ جاری اسکیموں پر کام مکمل کیا جائے گا۔

ان اسکیموں میں نئے ڈسٹرکٹ قلعہ سیف اللہ میں دفاتر اور رہائشی سہولیات کی تعمیر' کوئٹہ میں ہائی کورٹ کی عمارت اور صوبہ میں مختلف جگہوں پر لیویز تھانہ جات و کوارٹر شامل ہیں۔

نئی اسکیموں میں صوبہ میں مختلف مقامات پر عدالتوں کے جج حضرات کے لئے دفاتر اور رہائشی سہولیات کی تعمیر شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سیکریٹریٹ میں نئے بلاکوں کا اضافہ کیا جائے گا۔ تاکہ دفاتر کے کرایہ پر خرچ ہونے والی رقم کو بچایا جاسکے۔

○ **ٹرانسپورٹ و مواصلات۔** کسی بھی معاشرے میں صنعتی اور عمومی ترقی کے لئے مضبوط معاشرتی ڈھانچہ ضروری ہے۔ جس میں مواصلات اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات سب سے اہم ہیں۔ بلوچستان کی جغرافیائی اور زمینی صورتحال ایسی ہے کہ اس کے ہر خطے تک بہتر ذرائع مواصلات پہنچانا مشکل ہے۔ لیکن پھر بھی ہماری حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ جہاں تک ہوسکے سڑکوں کے نظام کو دور دور تک پھیلایا جائے۔ اس وقت تقریباً بیس ایسے پراجیکٹ پر کام جاری ہے۔ اگلے مالی سال سے ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے فارم سے مارکیٹ روڈ کے پراجیکٹ کا دوسرا حصہ شروع کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اس شعبہ میں خصوصی ترجیحاتی پراجیکٹ بھی شروع کئے جائیں گے۔

○ **صنعتیں۔** محکمہ صنعت کا بنیادی کام صوبے کی تیز رفتار صنعتی ترقی کے لئے ایک مضبوط اور ضروری سہولیاتی ڈھانچہ مہیا کرنا ہے ان دنوں یہ شعبہ بنیادی طور پر صنعتی علاقوں کی ترقی اور مزدوروں کی مہارتوں کو بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ تاکہ بہتر پیداوار حاصل کی جاسکے چونکہ ہمارا صوبہ معدنیات کے دولت سے مالا مال ہے۔ اس لئے معدنی وسائل کو دریافت کرنے کا اہم کام بھی اسی شعبہ کے ذمے ہے۔

حکومت اس بارے میں دلچسپی لے رہی ہے کہ نئے صنعتی علاقے قائم ہوں اور مزدوروں کی مہارتوں میں اضافہ ممکن ہوسکے۔ کوئٹہ کا صنعتی و تجارتی علاقہ اس وقت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کے علاوہ پسنی میں ایک چھوٹے صنعتی علاقے کا قیام اور ہر ڈویژن کی سطح پر چھوٹے چھوٹے صنعتی علاقوں پر بھی کام کا آغاز ہوچکا ہے حکومت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ وہ نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کرے تاکہ وہ یہاں آکر سرمایہ کاری کرسکیں۔ ان اسکیموں کے علاوہ ایسے علاقے جہاں ابھی تک وسائل دریافت نہیں ہوسکے وہاں جیالوجیکل سروے اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے کوئلے کے وسائل اور ذخائر کی تلاش کے لئے تحقیق کی جائے گی۔

○ **افرادی قوت۔** مزدوروں کی فلاح و بہبود اس صوبے کی منتخب حکومت کو سب سے زیادہ عزیز ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ انہیں ان کی خون پسینے سے کی گئی محنت کا ثمر دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے بہبود فنڈ سے جو مکانات تعمیر کئے گئے ہیں۔ انہیں ان کے موجودہ مکینوں میں بتدریج تقسیم کردیا جائے اسی طرح آئندہ مالی سال میں نئے مکانات تعمیر کئے جائیں گے۔ انہیں آسان اقساط پر مزدوروں میں تقسیم کیا جائے گا۔ سلائی کی مشینیں اور سائیکل مفت تقسیم کئے جائیں گے اور مزدوروں کے بچوں کی شادی کے لئے امداد دی جائے گی۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس صوبہ کے تمام مزدوروں کو سوشل سیکورٹی کے تمام فوائد سے بہرہ مند کیا جائے۔ ان فوائد میں مفت علاج زچہ، بچہ کی صحت و علاج اور مستقل معذوری کی شکل میں معاوضہ شامل ہے۔ اس مقصد کے لئے خصوصی ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی ابھی تک سوشل سیکورٹی کے تحت صرف پانچ ہزار مزدوروں کو یہ فوائد ملتے ہیں جب کہ آئندہ مالی سال میں مزید ۲۵ ہزار مزدور اس سہولت سے فائدہ حاصل کرسکیں گے۔ خواتین مزدوروں کے فلاح اور ٹریننگ کے لئے اس وقت کوئٹہ میں ایک سینٹر کام کر رہا ہے۔ آئندہ مالی سال میں ایسے اور سینٹر کھولے جائیں گے۔ نوجوانوں کو مختلف ہنر سکھانے اور انہیں نئے زمانے کے طریقوں سے روشناس کرانے کے لئے اس وقت کوئٹہ اور حب میں ٹریننگ سینٹر موجود ہیں۔ ان ٹریننگ سینٹروں

میں نئے شعبہ جات مثلاً ریڈیو، ٹی۔ وی، کمپیوٹر، ایئرکنڈیشن، ریفریجریٹر کی مرمت زرعی مشینری کی مرمت اور ڈرافٹ مین کے کورسز شامل کئے جائیں گے۔

○ **افزائش حیوانات۔** بلوچستان کی اکثر اراضی جو زیر کاشت نہیں ہے حیوانات کی افزائش کے لئے بہترین سرزمین ہے۔ اس لئے اس صوبہ کی دیہی آبادی کی اکثریت مویشی پالتی ہے۔ ہمارا بنیادی مقصد اس شعبہ کو سائنسی بنیادوں پر استوار کرنا ہے۔

افزائش حیوانات کی بنیادی حکمت عملی میں جانوروں کو بیماریوں سے بچانا بدیسی اور بہتر نسلوں کی حیوانات کی افزائش سے پیداوار کو بہتر بنانا شامل ہے۔ ان کے علاوہ چراگاہوں کی بہتری اور توسیعی سہولیات شامل ہیں یہ شعبہ بلوچستان کے تقریباً ہر حصہ میں افزائش حیوانات کے فارم چلا رہا ہے جن کے ذریعہ دودھ، گوشت، اون، انڈے اور مرغیوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ اس شعبہ میں آئندہ مالی سال کے دوران چھ جاری اسکیموں پر کام مکمل کیا جائے گا۔ جن میں پانچ حیوانات کے اسپتالوں کا قیام شامل ہے۔ یہ ہسپتال بیلہ، سبی، صحبت پور، پشین اور ژوب میں قائم کئے جائیں گے۔ ان کے علاوہ بلوچستان کے مختلف علاقوں میں بھی حیوانات کی ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی۔ دیگر اسکیموں میں حیوانات کے ہسپتالوں میں تشخیصی یونٹ کا قیام اور کوئٹہ میں دیگر سائنسی تحقیقی مراکز کا قیام شامل ہے۔ نئی اسکیموں میں (یو اینڈ ڈی پی اور ایف اے او) کے تعاون سے جانوروں کی خوراک کا پراجیکٹ اور بلوچستان میں بہتر افزائش حیوانات کا پراجیکٹ شامل ہیں۔

آئندہ مالی سال میں اسی شعبہ میں ۱۰۵ نئی اسامیاں رکھی گئی ہیں۔

○ **کوئٹہ شہر۔** کوئٹہ جو ایک زمانہ میں برصغیر کے صاف ترین شہروں میں شمار ہوتا تھا۔ آج کل سہولیات کے فقدان، فضائی آلودگی، نکاسی آب کے ناقص انتظام اور بے ترتیب بڑھاؤ کا شکار ہے۔ حکومت اس صورت حال سے بخوبی آگاہ ہے اور چاہتی ہے کہ کوئٹہ کی سالوں پرانی خوبصورتی واپس لائی جائے۔ اس مقصد کے لئے بسوں اور ٹرکوں کے اڈے اور تھوک کی منڈی کو مغربی بائی پاس کے پاس منتقل کیا جائے گا۔ یہ کام آئندہ سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔ کوئٹہ کو خوبصورت بنانے کے لئے سب سے بڑا کام واسا کے ذمہ ہے جو ایک مربوط نکاسی آب کا نظام قائم کرے گی۔ نکاسی آب کے نظام کے بعد کوئٹہ کی سڑکوں کو دوبارہ بہتر حالت میں لایا جائے گا۔ شہر کو صاف اور ستھرا بنانے کے لئے مختلف قسم کی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔ اس ضمن میں سیٹلائٹ ٹاؤن میں ایک منصوبے کی منظوری دی جا چکی ہے۔

○ خصوصی ترقیاتی پروگرام۔ خصوصی ترقیاتی پروگرام کا آغاز ۱۹۸۰ء میں ہوا۔ جس کا بنیادی
مقصد پاکستان کے غیر ترقیاتی یافتہ علاقوں کو تیز رفتاری کے ساتھ ملک کے دیگر علاقوں کے ہم پلہ لانا تھا۔ اس
پروگرام سے سب سے زیادہ فائدہ بلوچستان کو ہوا۔ اس پروگرام کے لئے تمام تر وسائل وفاقی حکومت مہیا کرتی
تھی۔ جس میں غیر ملکی امداد بھی شامل تھی اور اس میں زیادہ زور بہتر بنیادی سہولیات کی فراہمی تھا موجودہ مالی
مشکلات اور بلوچستان کے بجٹ میں فاضل آمدنی کی وجہ سے خصوصی ترقیاتی پروگرام کو رقوم کی فراہمی بند کر دی
گئی ہے۔ لیکن حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس پروگرام کی جاری اسکیموں کو مکمل کیا جائے۔ اس مقصد کے
لئے ۹۲-۱۹۹۱ء میں ۱۱۱ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

○ جناب اسپیکر۔ حکومت نے اس بات کا پختہ ارادہ کیا ہے کہ عوام کی معاشی اور معاشرتی ترقی کی
جائے اور انہیں بنیادی سہولیات مہیا کی جائیں ہم نے پہلی دفعہ بجٹ میں خصوصی ترجیحاتی پراجیکٹ کا آغاز کیا
ہے اور اس کے لئے ۱۴۰ کروڑ روپے رکھے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم بلوچستان کے غیر ترقیافتہ علاقوں اور لوگوں کی
خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکیمیں مرتب کریں گے۔ یہ اسکیمیں پیشہ وارانہ اور علاقائی قائدین کی رہنمائی
سے مرتب کی جائیں گی۔ ہمیں توقع ہے کہ ان اسکیموں پر بہتر عملدرآمد سے ہمارے عوام میں سکون اور خوشحالی
آئے گی۔

جناب اسپیکر اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے آخر میں یہ ضرور کہوں گا کہ ۹۲-۱۹۹۱ء کا بجٹ بلوچستان کی تاریخ
میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اس کی اہمیت کی بہت سی وجوہات ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم پہلی
دفعہ گیس کے ترقیاتی سرچارج کا اپنا قانونی حق حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اب ہم اپنی منزل کا تعین
خود کرسکتے ہیں۔ ہماری ذمہ داریوں میں اضافہ ہوا ہے اور انشاء اللہ ہم بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کام
کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے لیکن یہاں میں ایک بات سے آگاہ کرنا مناسب خیال کرتا ہوں کہ اب
ہمیں زیادہ سے زیادہ اپنے مالی وسائل پر انحصار کرنا ہوگا جن کی اکثریت گیس کی پیداوار سے حاصل ہوتی ہے۔
ہمارے کندھوں پر بہت نازک ذمہ داری ہے۔ ہمیں اپنے وسائل کو نہایت احتیاط اور حسن تدبیر سے استعمال کرنا
ہے۔ ہماری منصوبہ بندی اس قسم کی ہونی چاہئے کہ ہمارے وسائل سے کسی قسم کی نقب زنی یا چوری نہ
ہوسکے۔

خود انحصاری کی پالیسی ہمارا بنیادی نقطہ نظر ہے۔ ہم اپنی معیشت کے ہر پہلو میں اس پر عمل درآمد کرنا چاہتے

ہیں۔ نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ تاکہ وہ صوبہ کی معاشی اور معاشرتی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکے۔ سرکاری شعبہ کے پیداواری یونٹوں کو نجی شعبے میں دے دیا جائے گا۔ تاکہ وہ اس کو بہتر طریقے سے چلا سکے یہاں تک کہ تعلیم اور صحت کے شعبہ میں نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے گی تاکہ وہ صوبہ کے کونے کونے میں یہ سہولیات پہنچا سکے۔

ہم اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اسلامی شریعت کے نفاذ سے حکومت کے اداروں پر ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوگئی ہے۔ کیونکہ ہمیں معاشرے میں اسلامی اقدار کے فروغ کے لئے کام کرنا ہے۔ یہ صوبہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائے گا تاکہ معاشرے کی اقدار کی موجودہ ضروریات اور اسلامی احکامات کے مطابق کیا جائے تمام سطح کے ملازمین کے لئے سود سے پاک قرضہ جات پہلے ہی سے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ غیر سرکاری تنظیمیں بھی صوبہ میں سماجی بہبود کے کاموں کے لئے اپنی پوری کوشش صرف کریں گی۔

صوبہ کی معاشرتی اور مذہبی ورثہ کو محفوظ کرنے کے لئے ۵۰ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں تاریخی قلعے' جرگہ ہال اور مسجدوں کی دیکھ بھال کی جائے گی اور انہیں بہتر بنایا جائے گا وفاقی حکومت نے بھی اس ضمن میں امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ہمارے صوبہ میں روزگار کے مواقع نجی شعبہ کے نہ ہونے کی وجہ سے بہت کم ہیں اگرچہ کہ ہمارے غیر ترقیاتی بجٹ پر بہت بوجھ ہے لیکن پھر بھی ہم اپنے پیشہ ورگر یجویٹ کو نوکریاں مہیا کرنا چاہتے ہیں اس لئے آئندہ مالی سال میں ۱۴۳ ڈاکٹروں اور ۱۸۹ انجینئروں کے لئے مختلف محکموں میں آسامیاں رکھی گئی ہیں۔

جناب اسپیکر مجھے پورا یقین ہے کہ یہ معزز ایوان ۹۲-۱۹۹۱ء کے بجٹ کی معاشی اور معاشرتی حکمت عملی کی ضرور تعریف کریں گا جس میں اس کا سماجی بہبود شعبہ پر خصوصی توجہ اور نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی شامل ہے ہماری کوشش جن کی وجہ سے ہم نے سندھ کے پانی کی تقسیم کا معاہدہ اور قومی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ کا حصول کیا' رائیگاں نہیں جائیں گی۔

ہم نے اس صوبہ کی معاشرتی معاشی اور سیاسی ترقی کی بنیاد رکھ دی ہے اور آیئے ہاتھ اٹھا کر دعا کریں بلوچستان کی خوشحالی کے لئے پاکستان کی خوشحالی کے لئے اور سب سے بڑھ کر جمہوریت کے لئے اور مدد مانگیں اس خدائے بزرگ و برتر سے کہ وہ ہمیں اس قابل کرے۔ کہ ہم اپنی زندگیاں قرآن و سنت کے احکامات کے بمطابق بسر کر سکیں۔ (آمین)

پاکستان زندہ باد

(تالیاں)

○ **جناب اسپیکر۔** شکریہ وزیر خزانہ صاحب۔

جناب اسپیکر۔ چونکہ اسمبلی کے سامنے مزید کارروائی نہیں ہے۔ لہٰذا اجلاس مورخہ ۱۳ جون ۱۹۹۱ء بوقت نو بجے صبح تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(سہ پہر چار بج کر پینتالیس منٹ پر اسمبلی کا
اجلاس
اگلی صبح ۱۳ جون ۱۹۹۱ء نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہوگیا)